© rasailojaraid.com

نہر سوئیز کا پراجیکٹ حضرت عمرؓ کے زمانے میں

از جناب محمد حمید اللہ صاحب ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی (عثمانیہ) ریسرچ اسکالر

اپنے زیر تیاری مقالے کا مواد فراہم کرتے ہوئے مختلف چیزوں سے دو چار ہونا ناگزیر تھا۔ ایسی ہی دو ایک باتیں یہاں پیش کی جاتی ہیں۔

تاریخ کبیر ذہبی (غیر مطبوعہ) جلد اول دیکھ رہا تھا۔ ۱۸ھ کے واقعات پیش نظر تھے۔ یکایک یہ عبارت نظر سے گزری۔

"جاء کتاب عمرو بن العاص الی عمر فی الاستعانة انَّ البحر الشَّامی حضر لمبعث رسُول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلَّم حفیراً فصب فی البحر العذاب فافسده الرُّوم والقبط فان احببت ان یقوم سعر الطعام بالمدینة کسعره بمصر حفرت لهم نهراً وبنیت لهم قناطر. فکتب الیه عمر ان افعل وعجل ذلک. فقال له اهل مصر خراجک زاج وامرك زاج. هٰذا انکسر الخراج فکتب بذالک الی عمر فکتب الیه عمر اعمله وعجل خرب اللّٰه خراج مصر فی عمران المدینة فعاجله عمرو وهو القلزم فکان سعر المدینة کسعر مصر ولم یزدذلک مصر الّا رخاء حتّٰی حبس عنهم البحر مع مقتل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عثمان فذل اهل المدينة وتقاصروا ....

ذہبی نے یہ روایت طبری کے حوالے سے لکھی ہے چنانچہ تاریخ طبری (ج ۵ صفحہ ۲۵۷۷) طبع لائیڈن) میں لفظ بہ لفظ اس عبارت کا ہونا مجھ سے بیان کیا گیا ہے۔ اس سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ بحر شام کو آنحضرت ﷺ کی بعثت۔ (۱۳ھ قبل ہجرت) کے زمانہ میں ایک نہر کے ذریعہ سے ملایا گیا تھا۔ مگر اسے عمروؓ بن العاص فاتح مصر نے اپنے زمانہ میں ناکارہ پایا۔

۲۔ عمروؓ بن العاص نے تحریک کی کہ انہیں ایک نہر کھدانے کی اجازت دی جائے۔ اس سے مدینہ منورہ کو غلہ بھیجنے میں سہولت ہو گی۔

۳۔ مصریوں نے اس بنا پر مخالفت کی کہ اس سے مصر کی مال گزاری گھٹ جائے گی مگر حضرت عمرؓ نے مفاد عامہ کو سرکاری آمدنی پر ترجیح دی اور بعد میں مصریوں کا یہ خوف بے جا بھی ثابت ہوا۔

۴۔ عمرو بن العاصؓ نے قلزم سے یہ نہر ملا دی۔

۵۔ حضرت عثمانؓ کے آخر عہد تک یہ نہر کارآمد رہی۔

دریائے نیل چونکہ بحر شام (متوسط یا میڈی ٹرے نین) میں گرتا ہے اس لئے اگر دریائے نیل کو بحیرۂ احمر سے ملا دیا جائے۔ تو چھوٹے چھوٹے جہاز بہ آسانی بحیرۂ متوسط سے بحیرۂ احمر آ جا سکتے ہیں۔ راہ میں چند جھیلوں کی موجودگی نے اس کام کو آسان تر کر دیا۔

یہ ایک واقعہ ہے کہ قبل اسلام بھی دریائے نیل کو بحیرۂ احمر سے کئی بار ملایا گیا ہے۔ اس کے آثار اب تک موجود ہیں (دیکھئے انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا عنوان ''سوئیز کینال'')

از راہ کرم مولانا سید سلیمان ندوی نے ایک خط میں لکھا ہے کہ

''ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (طبری کے) راوی سے غلط فہمی ہوئی بحر روم کو سوئیز سے قلزم میں ملانے کی تجویز حضرت عمرؓ نے رد کر دی تھی۔ اور بحر (؟ نہر) نیل کو دریائے (؟ بحر) قلزم سے ملانے کی تجویز پر عمل کیا گیا جس کا نام نہر امیر المومنین پڑا تھا ....''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے بعد آپ نے وہی حوالے دیئے ہیں جو شبلی کی الفاروق میں مجھے ملے۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا۔ دونوں میں کوئی تضاد یا تصادم نہیں۔ یہ دریائے نیل اور بحیرۂ احمر (جو بحیرۂ قلزم بھی کہلاتا ہے) کے مابین قابل جہاز رانی نہر بنا دی جائے تو بھی دریائے نیل کے دہانے کی راہ وہی مقصد حاصل ہوسکتا ہے جو براہ راست بحیرۂ احمر اور بحیرۂ متوسط کو ملانے سے۔ مگر یہ زیادہ مصارف چاہتا ہے۔

مگر ابھی کچھ فیصلہ کرنے سے قبل مزید تحقیقات کرنی چاہئے۔ سیوطی نے ''حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ'' جس میں رطب و یابس ہر قسم کی چیزیں جمع ہیں۔ ''ذکر حفر خلیج امیر المومنین'' کے عنوان کے تحت جو باتیں درج کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۷ھ کے مشہور قحط کے زمانہ میں گورنر مصر عمرو بن العاص کو ''غوثاہ ثم یا غوثاہ'' ''مدد مدد'' کی پرجوش اپیل دربار خلافت سے پہنچی اس کے جواب میں عمرو بن العاص نے ''یا لبیک یا لبیک۔ ''حاضر حاضر'' کہا اور لکھا کہ ''میں اتنے اونٹوں پر غلہ بھیج رہا ہوں کہ اس کی قطار کا پہلا اونٹ مدینہ منورہ پہنچے گا تو آخری اونٹ نکل رہا ہوگا حضرت عمرؓ نے اس کے بعد پھر خود ہی ایک نہر کی تجویز کی۔ اور یہ خط بھیجا۔

''یا عمرو''! انّ اللّٰہ قد فتح علی المسلمین مصر وھي کثیرۃ الخیر والطعام وقد القی فی روعی' لما احببت من الرّفق باھل الحرمین والتوسعۃ علیھم' ان احفر خلیجا من نیلھا حتی یسیل فی البحر فھو اسھل لما نرید من حمل الطعام الی المدینۃ والمکۃ فانّ حملہ علی الظھر یبعد ولا نبلغ معہ ما نرید فانطلق انت واصحابک فتشاوروا فی ذلک حتی یعتدل فیہ رایکم۔''

(بحوالہ سیوطی ایضاً ص ۷۳ جلد اول)

عمروؓ بن العاص نے مصریوں سے تذکرہ کیا تو یہ ان پر گراں گزرا۔ انہوں نے کہا اس سے مصریوں کو نقصان ہوگا۔ آپ خلیفہ کو لکھ بھیجے کہ یہ نامناسب اور ناقابل عمل اور ناممکن ہے۔ حضرت عمر کو اطلاع مل گئی تھی۔ انہوں نے قاصد سے کہہ دیا کہ کہ کیا مصریوں نے ایسا نہیں کہا تھا؟ آخر دربار خلافت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تاکید پر۔

احتفر الخليج الّذی فی حاشية الفسطاط الذی يقال له خليج امير المومنين ...."

(فسطاط کے متعلق شبلی نے لکھا ہے کہ وہ جبل مقطم اور دریائے نیل کے درمیان واقع تھا(الفاروق) گویا قاہرہ کے قریب اور اس کے جنوب میں تھا۔) نیل سے قلزم کو ملایا گیا اور ایک سال کے اندر ہی کشتیاں آنے جانے لگ گئیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک یہ راستہ مستعمل رہا۔ (سیوطی)

سیوطی نے اسی کتاب میں ایک دوسری روایت میں لکھا ہے کہ پہلے عمرو بن العاص نے خط لکھا کہ "آپ واقف ہیں کہ اسلام سے پہلے ہمارے پہلے (عربوں کے) پاس کشتیاں آتی تھیں جن میں مصری تاجر ہوتے تھے۔ جب ہم نے مصر فتح کیا تو یہ "خلیج" یعنی نہر بند ہوگئی۔ اور تاجروں نے اسے چھوڑ دیا۔ اگر آپ چاہیں تو ایک نہر کھدوا سکتے ہیں جس میں ہماری کشتیاں چلیں اور حجاز کو غلہ بھیجا جائے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا۔"

ایک تیسری روایت اسی کتاب میں ہے کہ ایک قبطی (مصری عیسائی) نے عمروؓ بن العاص سے کہا کہ اگر اس کا جزیہ معاف کر دیا جائے۔ تو وہ بتا سکتا ہے کہ کس جگہ سے کشتیاں مصر سے حجاز تک لے جائی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے مدینہ لکھا تو حضرت عمرؓ نے بھی اس کا جزیہ معاف کرنا منظور کر لیا۔ بعد ازاں پہلی کشتی جو مصر سے آئی اسے دیکھنے کے لئے آپ مدینہ سے ساحل سمندر تک تشریف لائے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں نہر سوئیز کے متعلق لکھا ہے کہ ہارون رشید بحیرۂ متوسط اور بحیرۂ احمر کو ملانا چاہتا تھا مگر اس خیال سے رک گیا کہ (رومی) جہاز اس مخرج کو دیکھ کر فائدہ اٹھائیں گے اور وہ جنگی نقطہ نظر سے خطرے سے خالی نہیں۔

ممکن ہے ہارون رشید کے زمانے میں بھی ایسا ہوا ہو خود انگریزوں نے بھی دلاسیپس کی اسکیم کی اسی بنیاد پر مخالفت کی تھی کہ ہندوستان کو خطرہ ہے آخر انگریزوں کی مخالفت کے باوجود نہر کھد گئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا بھی یہی خیال تھا اور بحیرۂ احمر اور بحیرۂ متوسط میں راست نہر کے وہ مخالف تھے۔ چنانچہ ابو الفداء نے اپنی جغرافی تصنیف تقویم البلدان ص ۱۰۶ طبع پاریس) میں شہر فرما کے تحت لکھا ہے:

"الفرما بلدة علی شاطی بحر الرُّوم خراب ..... وعن ابن سعید عند الفرما یقرب بحر الرُّوم من بحر القلزم حتی یبقی بینهما نحو سبعین میلا۔ قال وکان عمرو بن العاص قد اراد ان یخرق ما بینهما فی مکان یعرف الی الان بذنب التمساح فنها عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه وقال کانت الرُّوم تتخطّف الحُجّاج۔"

خلاصہ مطلب اس کا یہ ہے کہ فرما بحر متوسط پر ایک غیر آباد شہر ہے۔ یہاں سے بحیرۂ احمر صرف ستر میل رہ جاتا ہے۔ عمرو بن العاصؓ ذنب التمساح نامی مقام سے نہر کھدوا کر دونوں سمندروں کو ملانا چاہتے تھے۔ مگر حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہیں شاید رومی حاجیوں کو اچک لے جائیں۔"

نہر سویز کی حالیہ تاریخ، اس کا بین الاقوامی معاملات پر اثر وغیرہ کا ذکر یہاں شاید غیر متعلق ہے۔

© rasailojaraid.com